تفسیر فتح القدیر میں جاہلی شاعری سے استشھاد: (پارہ اول کا تجزیاتی مطالعہ)

Invoking of Jahilī Poetry in Tafsīr Fatḥ Al-Qadīr (Analytical study of first parah)

Arshad Khan

PhD. Scholar of Department of Islamic Studies

Faculty of Social Sciences, NUML, Islamabad

Email: hafizarshad1989@gmail.com Orcid: https://orcid.org/0000-0002-8589-2428

ABSTARCT

Allah Almighty reveled the Holy Qur'ān on Prophet Muḥammad ﷺ in the most eloquent form of Arabic language. That's why the knowledge of eloquent and rhetorical Arabic language is considered one the main sources which help to understand the meaning of Allah's words. Jahilī poetry because of its highest level of eloquence and rhetoric, is called Dīwān e ʿArab (دیوانِ عرب). Keeping in view of this fact, most of the Narrators (Muffasirs) right from the time of Sahaba (R.A) used to get help from the ancient Arabic poetry to clarify the meanings of Allah's Book. In this regard, the method of Tarjumān Al- Qur'ān Ḥazrat ʿAbdullah Ibn ʿAbbās is very vivid. Almost all the great Narrators (Muffasirs) followed his footstep in this field. The writer of Tafsīr Fatḥ Al-Qadīr, Imam Muhammad Al- shokānī also is not different from the others in this regard. He used the Arabic poetry generally and Ancient Arabic poetry specifically to elaborate the meanings of the revealed book. This paper will justify the fact that in first pārah, imām shokānī very often got help from Ancient Arabic poetry while interpreting the Qur'ānic text.

Key Words: *Imām Shokānī, Holy Qur'ān, Jahlī Poetry, Tafsīr Fatḥ Al-Qadīr.*

موضوع کا تعارف اور اہمیت

اللہ کریم نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلب اطہر پر قرآنِ کریم کو اصح و فصیح ترین عربی زبان میں نازل کیا ہے۔اسی وجہ سے فصیح عربی زبان بھی قرآنِ کریم کی فہم وفراست کیلیئے اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔اسی حقیقت کے پیش نظر تقریباً تمام مفسرین نے قرآن کریم کے معنی کی وضاحت کیلیئے شعر عرب کی طرف رجوع کیا ہے۔ شعرِ عرب ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ سے محفوظ اور سینہ بہ سینہ مروی چلی آتی آرہی ہے۔اسی وجہ سے اس کو دیوانِ عرب کا نام دیا جاتا ہے۔اور اسلام سے قبل عربوں کے پاس جاہلی شاعری سے زیادہ اصح علم کوئی نہیں تھا۔اسی وجہ سے مفسر صحابہ کرام اور انکے بعد آنے والے مفسرین نے قرآنِ کریم کی تفسیر میں جاہلی شاعری کی طرف رجوع کیا ہے تاکہ وہ ان معنی کو واضح کرسکیں جو ان کے اوپر مخفی تھے۔اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ بہت واضح ہے۔آپ قرآن کریم کے الفاظِ غریبہ کی تفسیر کے سلسلہ میں ہمیشہ شعر جاہلی کی طرف رجوع فرماتے تھے۔اور اس کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا طریقہ کار بھی یہی تھا یہاں تک کہ نافع بن ارزق نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے

الفاظِ غریبہ کے بارے میں دو سو سے زائد سوالات کئے تو آپ نے ان سوالات کے جوابات اشعار جاہلی کے حوالہ سے دیے ۔ابن الانباری نحوی نے اپنی کتاب ''الوقف والابتداء'' میں ان میں سے کچھ سوالات کا ذکر کیا۔اسی طرح امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بعض سوالات کا ذکر کیا۔امام جلاالدین سیوطی نے ''الاتقان'' میں بھی اس باہمی مناظرے کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔اس کی ایک مثال یہ ہے کہ نافع بن ارزق نے سوال کیا کہ ﴿عن اليمين وعن الشمال عزين﴾[۱] کا معنی بتائیں تو آپ نے فرمایا'': العزون '' کے معنی ہیں ''دوستوں کے حلقے''۔اور دلیل کے طور پر عبید بن الابرص کا درج ذیل شعر سنایا۔

فجاؤوا يهرعون إليه حتى ... يكونوا حول منبره عزينا[۲]

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ صحابہ سے ﴿أو يأخذهم على تخوف﴾[۳] کے معنی دریافت کئے تو قبیلہ بنو ہذیل کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہماری زبان میں ''تخوف'' کا مطلب کمی اور نقصان ہے۔ اور پھر یہ شعر پڑھا:

تَخَوَّفَ الرجل مِنْهَا تَامِكًا قَرِدًا ... كَمَا تخوف عود النبعة السقر[٤]

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! جاہلی شاعری کے دیوان کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ اس میں تمہاری کتاب کی تفسیر موجود ہے۔[۵] یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمان مفسرین، علماءِ لغت اور علماءِ نحو نے قرآن مجید کے الفاظِ غریبہ کی تشریح کے لئے جاہلی عربی شاعری سے استشہاد کیا ہے۔

امام محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنی تفسیر ''جامع البیان'' میں دو ہزار سے زائد اشعار سے استشہاد کیا ہے۔اس کے علاوہ امام زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ) نے اپنی تفسیر ''الکشاف'' میں بلاغی انداز میں کثیر تعداد میں استشہادِ شعری کیا ہے۔امام قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ھ) نے اپنی تفسیر ''الجامع لاحکام القرآن'' میں تقریباً پانچ ہزار اشعار سے استشہاد کیا ہے۔صاحبِ ''المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز'' قاضی عبد الحق ابن عطیہ الاندلسی (متوفی ۵۴۲ھ) نے تقریباً ایک ہزار نو سو اشعار سے استشہاد کیا ہے۔اسی طرح ''مجاز القرآن'' جو کہ ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ البصری (متوفی ۲۱۰ھ) کی تفسیر ہے اس تفسیر میں ساڑھے نو سو سے زائد شواہد شعری ملتے ہیں۔امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے بھی اسی منہج کے اوپر چلتے ہوئے اپنی تفسیر ''فتح القدیر'' میں تقریباً ایک ہزار سے زائد جاہلی اشعار سے استشہاد کیا ہے۔

شعر کی تعریف

لفظ شعر شین کے کسرہ کے ساتھ آتا ہے اور یہ مادہ کسی چیز کے جاننے، پہچاننے اور واقفیت کے معنی دیتا ہے۔ اسکی جمع اشعار آتی ہے۔ اصطلاح میں شعر مقررہ وزن اور بحر میں قصداً لکھی ہوئی تحریر کو کہتے ہیں۔ شعر کی دو سطریں ہوتی ہیں ہر سطر مصرع کہلاتی ہے۔(٦)

شعر جاہلی سے استشہاد کی تعریف

استشہاد "شهد يشهد" سے باب استفعال کا مصدر ہے۔استشهدبه، کا مطلب "استعان به واحتج به" آتا ہے۔ اسکا اصطلاحی مفہوم کسی چیز سے دلیل پکڑنا اور استدلال کرنا ہے۔(٧) پس قرآن میں شعر جاہلی سے استشہاد کا مطلب ہوگا کسی آیت کے لغوی، نحوی، صرفی یا بلاغی معنی و مفہوم کی وضاحت کے لئے جاہلی شعر سے حجت قائم کرنا اور استدلال کرنا۔

تفسیر کی تعریف

لفظ تفسیر عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ" فسر" ہے۔ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے اس کے معنی ہیں واضح کرنا، کھول کر بیان کرنا، وضاحت کرنا، مراد بتانا اور بے حجاب کرنا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں مسلمان قرآن کی تشریح و وضاحت کے علم کو تفسیر کہتے ہیں اور تفسیر کرنے والے کو مفسر کہتے ہیں۔ علامہ زرکشی نے اس کی مختصر تعریف یوں نقل کی ہے: "عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ فَهْمُ كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانُ مَعَانِيهِ وَاسْتِخْرَاجُ أَحْكَامِهِ وَحِكَمِهِ(٨).

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(٩) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں کہ لفظ رب بمعنی معبود بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسکی دلیل راشد بن عبد ربہ سلمیٰ کے درج ذیل شعر جاہلی سے پکڑی ہے۔(١٠)

أَرَبٌّ يَبُولُ الثُّعْلُبَانُ بِرَأْسِهِ ... لَقَدْ هَانَ من بالت عليه الثّعالب(١١)

ترجمہ: کیا معبود ایسا ہوتا ہے کہ اس کے سر کے اوپر لومڑ پیشاب کریں۔ تحقیق وہ (معبود) ذلیل وخوار ہے جس پر لومڑ پیشاب کریں۔

محل استشہاد

اس شعر میں لفظ رب معبود کے معنی میں استعمال ہوا ہے کیونکہ قبیلہ بنی ثعلب اس بت کی عبادت کیا کرتا تھا جس کے لیے رب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ امام دمیری نے حیاۃ الحیوان الکبری میں ابو حاتم الرازی کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ قبیلہ بنی ثعلب کا ایک بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ ایک دن اچانک دو لومڑ تیزی سے آئے اور ٹانگیں اٹھا کر بت کے اوپر پیشاب کرنے لگے۔ اس بت کا غاوی بن ظالم نامی ایک مجاور تھا اس نے جب یہ ماجرا دیکھا تو مذکورہ شعر کہا اور بت کو توڑ دیا اور سیدھا نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام پوچھا تو اس نے عرض کی غاوی بن ظالم تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ راشد بن عبد ربہ ہیں[١٢]۔ اسکی تائید میں امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لفظ رب کا ایک معنی معبود بھی ہے۔[١٣]

﴿الم﴾[١٤] میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی کے بقول یہ حروف ان اسماء پر دلالت کرتے ہیں جو ان سے ماخوذ ہیں۔ مثلاً حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ لفظ (الف) اللہ تعالیٰ اور (لام) جبریل علیہ السلام پر اور م حضرت محمد ﷺ پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ حروف بالترتیب انہی اسماء سے لیے گئے ہیں۔ زجاج کے قول کے مطابق ان میں سے ہر ایک حرف اپنا الگ معنی دیتا ہے اور عرب لوگ حروف مقطعات کی زبان میں بات کرتے ہیں[١٥]۔ امام شوکانی نے اس کی دلیل میں ولید بن عقبہ بن أبی معیط کا یہ رجزیہ شعر پیش کیا ہے۔

فَقُلْتُ لَهَا قِفِي ... فَقَالَتْ قَافِ[١٦] يريد قد وقفتُ[١٧]

ترجمہ: میں نے اسکو کہا کہ ٹھہر جاؤ تو وہ بولی "ق" یعنی ٹھہر گئی۔

محل استشہاد

پس ثابت ہوا جس طرح مذکورہ شعر جاہلی میں "ق" سے مراد پورا لفظ (قفت) ہے اسی طرح "الم" سے بھی پورے بمعنی الفاظ کی طرف اشارہ ہے جس کی مثال حضرت ابن عباس کے قول مذکور میں موجود ہے۔ اس کی تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے تفسیر قرطبیؒ[١٨]، تفسیر بیضاوی[١٩]، اور اسیطرح کے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ((كَفَى بِالسَّيْفِ شَا))[٢٠] یہاں شا سے مراد شَاهِدًا ہے۔[٢١] بحثِ مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث مبارکہ، امام قرطبیؒ اور امام بیضاوی بھی امام شوکانی کے بیان کے مؤید ہیں۔

﴿يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ...الخ﴾[٢٢] میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں اقامت کے اصل معنی دوام اور ثبات کے ہیں اس لئے بولا جاتا ہے کہ ''قام الشیء''یعنی فلان چیز دائم اور ثابت ہو گی۔اس سے مراد ٹانگوں پر کھڑا ہونے والا قیام نہیں ہے۔جس طرح بولا جاتا ہے "قام الحق" یعنی حق ظاہر اور ثابت ہو گیا[٢٣]۔اس معنی کا استدلال صاحب تفسیر فتح القدیر اس شعر سے کرتے ہیں۔

صبرا أمام إنّه شر باق ... وقامت الحرب بنا على ساق[٢٤]

ترجمہ:ابھی صبر کریں کہ آگے شر (جنگ) باقی ہے درآن حالیکہ ہمارے درمیان جنگ اپنی پوری شدت کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔

محل استشہاد

اس شعر میں لفظ قامت ٹانگوں پر کھڑا ہونے کے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ جنگ کے پوری شدت کے ساتھ ثبات اور دوام کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اس کی دلیل میں اعلام الحدیث کے مصنف نے حضرت ابن عباس کا درجہ ذیل قول نقل کیا ہے کہ عربوں میں جب پوری شدت کے ساتھ جنگ چھڑ جاتی تھی تو اس حالت کو وہ ''قامت الحرب بنا على ساق'' سے تعبیر کرتے ہیں۔[٢٥] پس ثابت ہوا کہ اقامت کے اصل معنی دوام اور ثبات کے ہیں۔اس سے مراد ٹانگوں پر کھڑا ہونے والا قیام نہیں ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ...الخ﴾[٢٦] میں شعر جاہلی سے استشہاد

تفسیر فتح القدیر میں ہی کہ "کفر" کے لغوی معنی: ''الستر والتغطية'' یعنی چھپانا اور ڈھانپنا کے ہیں۔اسی وجہ سے کافر کو کافر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے ایمان جیسی نعمت پر پردہ ڈال کر اس سے محروم ہو جاتا ہے۔[٢٧] صاحب تفسیر اس معنی کی دلیل میں لبید کا درجہ ذیل شعر پیش کرتے ہیں۔

يَعْلُو طَرِيقَةَ مَتْنِهَا مُتَوَاتِراً ... فِي لَيْلَةٍ كَفَرَ النُّجُومَ غمامُهَا [٢٨]

ترجمہ:اس گائے کے بدن کے دھبہ کے اوپر بارش متواتر پڑتی ہے(اور اس دھبہ کو ڈھانپ لیتی ہے) بلکل اسی طرح جیسے رات کے وقت ستاروں کو بادل ڈھانپ لیتے ہیں۔

محل استشہاد

اس شعر میں "کفر" بمعنی'' الستر والتغطية'' یعنی چھپانے اور ڈھانپنے کے استعمال ہوا ہے۔اسکی تائید کے

لیے ملاحظہ فرمائیے شرح قصائد العشر[٢٩]، مختار الصحاح[٣٠] اور اسیطرح تاج العروس میں کفر سے مراد ''التغطیۃ'' ہے۔[٣١]

﴿وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ...الخ﴾[٣٢] میں شعر جاہلی سے استشهاد

امام شوکانیؒ "وَإِذَاخَلوا اِلی شیاطینهم" کی تفسیر میں شیطان کے معنی کی اور اصل کی وضاحت میں فرماتے ہیں لفظ الشیاطین، شیطان کی جمع مکسر ہے۔امام سیبویہ نے اپنی کتاب میں ایک جگہ پر لفظ شیطان کی نون کو اصلی قرار دیا اور ایک اور جگہ پر اس نون کو زائدہ قرار دیا۔پہلے قول کی بناء پر یعنی جب شیطان کا نون اسکا حرف اصلی ہو تو یہ لفظ شَطَنَ سے نکلا ہے۔ اور اسکا مطلب ہے حق سے دور۔اور دوسرے قول یعنی لفظ شیطان کا نون حرف زائد ہے اس بنا پر اس کا مصدر و منبع "شَطْوٌ" گا یعنی دور یا پھر "شاط" ہو گا یعنی باطل یا "شاط" بمعنی "احترق" یعنی جلنے والا یا پھر یہ "أُشاط" بمعنی "هلك" یا "هالك" سے ماخوذ ہو گا[٣٣]۔صاحب تفسیر فتح القدیر اس معنی کی دلیل میں اعشی کا درجہ ذیل شعر پیش کرتے ہیں۔

قَدْ نَطْعنُ العيرَ في مَكنونِ فائِلِهِ ... وقدْ يشيطُ على أرماحنا البطلُ[٣٤]

ترجمہ: تحقیق ہم اونٹوں کے قافلے کو اس کے خون میں رنگ دیتے ہیں اور بہادر ہمارے نیزوں سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

محل استشهاد

اس شعر میں لفظ یشیطُ، یهلك کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔تبریزی نے اس شعر میں قد نطعن کے بجائے قَدْ نَخْضِبُ ذکر کیا ہے۔[٣٥] لیکن امام شوکانی شطن کو لفظ شیطان کی اصل قرار دیتے ہیں اور اس کے آخر میں نون کو اصلی قرار دیتے ہیں۔اور امام سیبویہ کے قول سے استدلال پکڑتے ہیں اور قول یہ ہے کہ لفظ شیطان کا نون اصلی ہے اس لئے کہ جب کوئی بندہ شیطانوں والے کام کرتا ہے تو عرب (تشيطن فلان) بولتے ہیں۔اگر نون زائدہ ہوتا تو تشیطن کے بجائے طشیطَ بولتے[٣٦]۔

﴿إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ...الخ﴾[٣٧] میں شعر جاہلی سے استشهاد

امام شوکانی "هزء" کے معنی "السخرية واللعب" یعنی مذاق اور کھلواڑ بیان کرتے ہیں۔[٣٨] اور اس معنی کی دلیل میں درجہ ذیل شعر پیش کرتے ہیں۔

قَدْ هَزِئَتْ مِنِّي أُمُّ طَيْسَلَهْ ... قَالَتْ أَرَاهُ مُعْدَمًا لَا مَالَ لَهْ[٣٩]

ترجمہ: ام طیسلہ نے میرا مذاق اڑایا۔ کہتی ہے میں نے اس کو ایسا مفلوک الحال پایا کہ اس کے پاس کسی قسم کا کوئی کا مال نہیں ہے۔

محل استشہاد

اس شعر میں "هَزِئَتْ" مذاق یا تمسخر اُڑانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اسی معنی کی تائید امام ماوردی(٤٠)، صاحب مختار الصحاح(٤١) اور علامہ فیروز آبادی صاحب نے بھی فرمائی ہے۔(٤٢)

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا..الخ﴾(٤٣) میں شعر جاہلی سے استشہاد

آپ فرماتے ہیں کہ "مثلهم" مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اس کی خبر کاف ہے یعنی لفظ مثل کے شروع میں جو کاف آیا ہے وہی "مثلهم" کی خبر ہے۔ کیونکہ کاف یہاں بطور اسم بمعنی مثل کے استعمال ہوا ہے۔(٤٤) امام شوکانی نے بطور تائید قولِ اعشیٰ کو پیش کیا ہے۔

أَتَنْتَهُونَ وَلَنْ يَنْهَى ذَوِي شَطَطٍ ... كَالطَّعْنِ يَذْهَبُ فِيهِ الزَّيْتُ وَالْفَتْلُ(٤٥)

کیا تم ظلم سے باز آجاؤ گے حالانکہ ظالم لوگ تو ظلم سے باز نہیں آتے بالکل اس پیٹ کے زخم کی طرح کہ جس میں تیل اور تیل میں بھگوئی ہوئی پٹی داخل ہو جاتی ہے۔

محل استشہاد

مذکورہ شعر کے دوسرے مصرعے کے ابتداء میں کالطعن اصل میں "مثل الطعن" اور کاف یہاں پر بطور اسم بمعنی مثل استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ "يَنْهَى" کا فاعل واقع ہو رہا ہے۔ اس بات کی تائید شرح ابن عقیل کے مصنف(٤٦) اور ابن یعیش نے بھی کی ہے۔(٤٧)

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا..الخ﴾(٤٨) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں کہ یہاں "استوقد" بمعنی "اَوقد" استعمال ہوا ہے۔(٤٩) (بطور مجاز) اور اسکی دلیل میں کعب بن سعد الغنوی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے۔ یہ شعر اس قصیدہ سے لیا گیا ہے جس میں اس نے اپنے بھائی ابو لمغوار کا مرثیہ کہا ہے۔(٥٠)

وداعٍ دَعَا يَا مَنْ يُجِيبُ إِلَى النَّدَى ... فَلَمْ يَسْتَجِبْهُ عِنْدَ ذَاكَ مُجِيبُ(٥١)

ترجمہ: اور ندا دینے والے نے ندا دی کہ اے وہ جو مجلس میں آنے کی دعوت قبول کرتا ہے تو وہاں سے کسی جواب دینے والے نے اس کا جواب نہ دیا۔

محل استشہاد

اس شعر میں یستجبه، **بمعنی** یجبه استعمال ہوا ہے۔ علامہ اصبہانی اعراب القرآن میں فرماتے ہیں کہ باب استفعال باب افعال کے معنی میں استعمال ہوتا رہتا ہے جیسا کہ استطاع **بمعنی** اطاع استعمال ہوتا ہے۔استجاب **بمعنی** اجاب استعمال ہوتا ہے۔(۵۲)

مزید وضاحت کے لئے ملحظ فرمایئے تفسیر ابن عباس(۵۳) اور المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز۔(۵۴)

﴿أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ..الخ﴾(۵۵) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں۔ "صیب" سے مراد بارش ہے اور یہ لفظ "صاب یصوب" **بمعنی** نزل سے مشتق ہے۔ اور مزید فرماتے ہیں کہ صیّبٌ اصل میں صَيْوِبٌ تھا یاء اور واؤ اکٹھے ہوگئے اور ان سے میں پہلا لفظ یعنی یاء ساکن ہے۔اس لئے واؤ کا کسرہ نقل کرکے ما قبل کو دے دیا اور واؤ کو یاء سے بدل دیا اور یاء کو یاء میں مدغم کر دیا(۵۶)۔امام شوکانی نے صَيِّبُ بمعنی مطر کا استشہاد علقمہ الفحل کے درج ذیل شعر سے کیا ہے۔

فَلَا تَعْدِلِي بَيْنِي وَبَيْنَ مُغَمَّرٍ ... سقتك روايا المزن حَيْثُ تَصُوبُ(۵۷)

ترجمہ: میرے اور مغمر کے درمیان تو برابری خیال نہ کر کہ تجھے بادلوں نے سیراب کیا ہے جب وہ برستے ہیں۔

محل استشہاد

شعر مذکورہ میں تَصُوبُ بارش برسنے کے معنی استعمال ہوا ہے اور اس کی طرف اشارہ لفظ سقتك میں موجود ہے کیونکہ سیراب بارش ہی کرتی ہے۔ اسطرح آیت میں بھی کصیب کا لفظ بارش کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اس معنی پر قرائین آیت میں ہی موجود ہیں السماء ظلمات ورعد اور برق یہ سارے الفاظ بارش کے لوازمات میں سے ہیں اس لئے لفظ صیّب سے مراد مطر یعنی بارش ہے۔

امام شوکانی کے مؤقف کی تائید تفسیر تنویر المقباس(۵۸)، اعراب القرآن و بیانہ(۵۹)، تفسیر بیضاوی(۶۰) اور تاج العروس نے بھی کی ہے۔(۶۱)

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ..الخ﴾(۶۲) میں شعر جاہلی سے استشہاد

مصنف نے "الخلق" کے دو معنی ذکر کیے ہیں پہلا معنی التقدیر یعنی اندازہ لگانا بیان کیا ہے اور دوسرا معنی انشاءٗ اختراع اور ابداء کیا ہے۔ پہلے معنی یعنی التقدیر بمعنی ناپ کرنا، اندازہ لگانا کی وضاحت میں ایک عربی کہاوت بھی بیان کی ہے" خلقت الأديم للسقاء "اس وقت بولا جاتا ہے جب مشکیزہ ساز مشکیزہ تیار کرنے سے پہلے چمڑے کی مقدار کا اندازہ

لگاتا ہے کہ مشکیزہ بنانے کے لئے کتنا چمڑہ اور کیسے کاٹنا ہے[٦٣]۔اس معنی کی تائید میں زھیر بن ابی سلمٰی کا ھرم بن سنان کی مدح میں بولا گیا درج ذیل شعر پیش کیا گیا ہے۔

وَلَأَنْتَ تَفْرِي مَا خَلَقْتَ وَبَعْ ... ضُ الْقَوْمِ يَخْلُقُ ثُمَّ لَا يَفْرِي[٦٤]

ترجمہ: اور جس چیز کا تو عزم کر لیتا ہے اس کو تو پورا کرتا ہے۔اور بعض لوگ عزم تو کر لیتے، تخمینہ تو لگا لیتے ہیں لیکن اس کو پورا نہیں کرتے۔

محل استشہاد

شرح شواھد الشعریہ فی امات الکتب النحویہ کے مصنف نے اس شعر میں خلقت کا معنی ہے قدرت بیان کیا ہے۔ ایک ضرب المثل ہے کہ "مَا كَلّ من خلق يفري" یہ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عزم اور ارادہ کرے اور اسے عملی جامہ نہ پہنائے۔[٦٥]تو شاعر اس لئے ھرم بن سنان کو مخاطب کر کے کہتا ہے لَانت تفری ما خلقت۔ تو جس چیز کا اندازہ تخمینہ لگاتا ہے اس کو اصلاح کے لئے کاٹتا بھی ہے یعنی تو جس بھی چیز کا عزم کرتا ہے،اس کو کر بھی گزرتا ہے۔امام شوکانی کے بیان کردہ "الخلق" بمعنی التقدیر کی مزید تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے تفسیر بیضاوی[٦٦]اور مختار الصحاح۔[٦٧]

﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً...الخ﴾[٦٨]میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی لفظ ملائکہ کی وضاحت کرتے ہوئے پہلے ابن کیسان کا قول ذکر کرتے ہیں کے لفظ ملائکہ مَلَكٌ بروزن فعلٌ سے جمع مکسر ہے۔لیکن پھر ساتھ ہی ابو عبیدہ کا قول ذکر کر دیتے ہیں کہ لفظ ملائکہ ، ملاکٌ بروزن مفعَلٌ کی جمع ہے اور یہ لأک یلأک سے نکلا ہے۔لأک بمعنی أرسَلَ استعمال ہوتا ہے اور عرب رسالہ (خط) کو "الْأَلُوكَةُ اورالْمَأْلَكَةُ اور الْمَأْلُكَةُ" کہتے ہیں۔[٦٩]امام شوکانی اس معنی کی تائید میں لبید بن ربیعہ کا درج ذیل شعر پیش کرتے ہیں۔

وَغُلَامٍ أَرْسَلَتْهُ أُمُّهُ ... بِأَلُوكٍ فَبَذَلْنَا مَا سَأَلْ[٧٠]

ترجمہ: بچے کو اس کی ماں نے پیغام دے کر بھیجا تو ہم نے وہ خرچ کیا جو اس نے مانگا۔

محل استشہاد

اس شعر میں لفظ الوک کا مطلب پیغام اور خط (رسالہ) ہے۔اور اسکا قرینہ أرسلته ہے۔یعنی غلام (لڑکے) نے سوال (حاجت) پر مبنی پیغام پہنچایا تو اس کے جواب میں فبذلنا ما سأل ذکر کیا گیا ہے۔اور ملائکہ کا کام بھی اللہ کے احکامات کی پیغام رسانی ہے،اس لئے ان کو بھی اسی لفظ سے موسوم کر دیا گیا ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا لفظ لأک یلأک ألوک سے مشتق ہے اور ملأک سے جمع ہے۔

مزید وضاحت کے لئے ملحظہ فرمائیے امام نیشاپوری کی تفسیر البسیط[۷۱]،امام سمرقندی کی بحر العلوم[۷۲]،علامہ ابن منظور افریقی کی لسان العرب[۷۳]اور علامہ اصبہانی کی اعراب القران۔[۷۴]

﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ...الخ﴾[۷۵]میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی لفظ نسبح کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ کلام عرب میں تسبیح کا مطلب ہے کسی ذات کو تعظیماً ہر قسم کی برائی سے منزہ اور دور خیال کرنا یاجاننا۔[۷۶]مفسر اس معنی کا استشہاد اعشی کے درجہ ذیل شعر سے کرتے ہیں۔

أَقُولُ لَمَّا جَاءَنِي فَخْرُهُ ... سُبْحَانَ مِنْ علقمة الفاخر[۷۷]

جب مجھے اس کے فخریہ کارناموں کی خبر ملی تو میں کہتاہوں کہ فخر کرنے علقمہ والے سے فخر دور ہو۔یا علقمہ فخر کرنے والے سے بری الذمہ ہے۔یہاں بھی سبحان کا لفظ تبعید کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔یعنی علقمہ سے فخر کی نفی مراد ہے۔ابن یعیش شرح مفصل میں فرماتے ہیں کہ لفظ سبحان عَلَم ہے اور تسبیح کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔تسبیح مصدر ہے اس کا معنی البراءت ہے۔[۷۸] اسکی مزید تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید[۷۹]اور المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر[۸۰]۔

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ...الخ﴾[۸۱]میں شعر جاہلی سے استشہاد

مفسر موصوف ولا تلبسوا کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اللبس"کا ایک مطلب ہوتا ہے خلط ملط کرنا، جیسا کہ عرب جب کسی پر معاملے کو خلط ملط کر دیتے ہیں تو کہتے ہیں لَبَسْتُ عَلَيْهِ الْأَمْرَ أَلْبِسُهُ یعنی جب حق کو باطل کے ساتھ اور واضح چیز کو پیچیدہ چیز کے ساتھ ملادیتے ہیں[۸۲]۔صاحب تفسیر فتح القدیر اس معنی کی دلیل میں درج ذیل جاہلی شعراء کے اشعار پیش کرتے ہیں۔حضرت خنساء فرماتی ہیں:

تَرَى الْجَلِيسَ يَقُولُ الْحَقَّ تَحْسَبُهُ ... رُشْدًا وَهَيْهَاتَ فَانْظُرْ مَا بِهِ الْتَبَسَا[۸۳]

تو مجلس میں بیٹھنے والے کو دیکھتا کہ وہ حق کی بات کرتا ہے اور تو اس کو ہدایت گھمان کرلیتا ہے۔بلکہ اس سے بچو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

محل استشہاد

مذکورہ بالا شعر میں "لبس"کا مادہ خلط ملط کرنے کا معنی دے رہا ہے۔اس معنی مزید تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے تفسیر ابن عباس[۸۴]، تفسیر البسیط[۸۵]، أنوار التنزیل وأسرار التأویل[۸۶]، مجمع اللغہ العربیہ[۸۷]، الدر المصون فی علوم الکتاب المکنون[۸۸]اور باہر البرھان فی معانی مشکلات القرآن۔[۸۹]

﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ...الخ﴾(۹۰) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں نفس سے مراد روح ہے—جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے ﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا﴾(۹۱) الْأَنْفُسَ سے مراد روح ہے۔(۹۲) اور اس کی دلیل حذیفہ بن انس الھذلی کے اس شعر سے پیش کرتے ہیں۔

نَجَا سَالِمٌ والنفس منه بشدقه ... ولم ينج إلا جفن سيف ومئزرا(۹۳)

محل استشہاد

پہلے مصرعے میں لفظ نفس، روح کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے ملاحظہ فرمائیے لسان العرب(۹۴) اور الصحاح تاج اللغہ وصحاح العربیہ۔(۹۵)

﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ...الخ﴾(۹۶) میں شعر جاہلی سے استشہاد

مفسر فرماتے ہیں کہ جمہور مفسرین کے نزدیک ظن یہاں پر یقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے(۹۷)۔ جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ﴾(۹۸) اور ﴿فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا﴾(۹۹) صاحب فتح القدیر شعر جاہلی میں سے درید بن الصمہ کا شعر پیش کرتے ہیں جہاں ظن بطور مجاز یقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے:

فَقُلْتُ لَهُمْ ظنّوا بألفي مدجّج ... سراتهم في الفارسيّ المسرّد(۱۰۰)

ترجمہ: میں نے ان کو کہا ان کو دو ہزار مسلح افراد یقین کرو اور ان کے قائدین کالے فارسی جھنڈوں کے ساتھ ہیں۔

محل استشہاد

علامہ ابن منظور کے نزدیک اس شعر میں "ظنوا" بمعنی "ایقنوا" استعمال ہوا ہے۔(۱۰۱) اعراب القرآن کے مصنف کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ ظن یہاں پر یقین کے معنی میں ہے۔(۱۰۲)

ظاہر ہے شاعر نے ان کو دیکھا ہے اس لیے ان کے جھنڈوں کی قسم بھی بتادی رنگ بھی بتادیا اور قوم بھی بتادی۔ جو چیز دیکھ لے انسان اسکو گمان نہیں بلکہ یقین سے کہا جاتا ہے۔

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا...الخ﴾(۱۰۳) میں شعر جاہلی سے استشہاد:

مفسر نے لا تَجْزِي کا معنی لا تكفى اور لا تقضى کیا ہے یعنی اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس دوسرے کو کسی معاملے میں کفایت نہیں کرے گا اور نہ اس کی قضا یعنی بدل بنے گا۔ جب کسی معاملے میں کوئی چیز کسی چیز کا بدل بن جائے تو عرب کہتے ہیں۔"جزى عَنِّي هَذَا الْأَمْرَ يَجْزِي: أَيْ قَضَى، وَاجْتَزَأْتُ بالشيء اجتزاء: أَيِ

اكْتَفَيْتُ".(١٠٤) مفسر یجزی بمعنی یکفی اور تقضی کی دلیل ابو حنبل جاریہ بن مر کے شعر سے اس طرح پیش کرتے ہیں۔

فَإِنَّ الْغَدْرَ فِي الْأَقْوَامِ عَارٌ ... وَإِنَّ الْحُرَّ يُجْزَى بِالْكُرَاعِ(١٠٥)

محل استشہاد:

شرح الشواہد الشعریہ فی امات الکتب النحویہ میں ہے کہ الکراع سے مراد ایک خاص قسم کا جانور ہے کہ جس کا شوربہ بہت لذیذ ہوتا ہے اور اس میں ثرید بنائی جاتی ہے۔اور اس کے اوپر دودھ اور لہسن ڈالا جاتا ہے اور کبھی کبھار ساتھ گندم کا میدہ بھی ڈالا جاتا ہے۔اور یہ بہادر آدمی کو پیش کیا جاتا ہے۔اور یجزی کا معنی "يقنع ويكتفي" بیان کرتے ہیں۔(١٠٦)

مزید وضاحت کے لئے ملحظہ فرمایئے تاج العروس(١٠٧) اور تفسیر الوسیط للقرآن الکریم۔(١٠٨)

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَاقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ...الخ﴾(١٠٩) میں شعر جاہلی سے استشہاد:

مفسر فرماتے ہیں کبھی کبھار لفظ قوم کا اطلاق صرف مردوں پر ہوتا ہے عورتوں کو چھوڑ کر۔(١١٠) جس طرح اللہ فرماتا ہے۔﴿لا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ﴾(١١١) ثم قال: ﴿وَلا نِساءٌ مِنْ نِساءٍ﴾(١١٢) اور اس معنی کی دلیل میں زھیر بن ابی سلمی کا یہ شعر پیش کرتے ہیں ہیں۔

وَمَا أَدْرِي وَسَوْفَ إِخَالُ أَدْرِي ... أَقَوْمٌ آلُ حِصْنٍ أَمْ نِسَاءُ(١١٣)

ترجمہ: میں نہیں جانتا لیکن عنقریب جان لوں گا کہ آل حصن مرد ہیں یا عورتیں یعنی وعدہ وفا کرتے ہیں یا نہیں۔(١١٤)

محل استشہاد

یعنی شاعر لفظ قوم سے رجال ال حصن مراد لے رہا ہے اصل عبارت شعر یوں ہو گی "أرجال أل حِصن أم نساء"۔ یعنی لفظ قوم بول کر صرف مرد مراد لیے ہیں۔کل بول کر جزو مراد لیا ہے۔اور اس کا قرینہ شعر کے آخر میں اَم نساء کا لفظ ہے اس صورت میں آیت کا معنی ہو گا کہ "وإذ قال موسیٰ لرِجال قومه يا رجال إنكم ظلمتم---الخ" اس معنی کی مزید تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے تفسیر الوسیط(١١٥)، التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج(١١٦) اور امام جوہری کی الصحاح۔(١١٧)

﴿ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ...الخ﴾(۱۱۸) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی فرماتے ہیں بعث کا اصل معنی ہوتا ہے کسی چیز کو اپنی جگہ سے حرکت دینا/اٹھانا۔ عرب جب اونٹنی کو اپنی جگہ سے اٹھاتے ہیں تو بولتے ہیں-بَعَثْتُ النَّاقَةَ: أَيْ أَثَرْتُهَا-(۱۱۹) امام شوکانی نے اس معنی کی دلیل میں امرؤ القیس کا درج ذیل شعر ذکر کیا۔

وفتيان صِدْقٍ قَدْ بَعَثْتُ بِسُحْرَةٍ ... فَقَامُوا جَمِيعًا بَيْنَ عاث وَنَشْوَانِ(۱۲۰)

محل استشہاد

یہاں " بَعَثْتُ "اپنی جگہ سے نیند سے اٹھانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور اس کا قرینہ اگلے مصرعے میں حرف عطف فاء ہے جو کہ ترتیب مع التعقیب کے لئے استعمال ہوتا ہے کہ ساتھ لفظ قاموہے۔یعنی میں نے ان کو اٹھایا تو وہ فوراً کھڑے ہو گئے۔

﴿وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى...الخ﴾(۱۲۱) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی سلوی کی تفسیر میں فرماتے ہیں بقول ابن عطیہ سلوی سے مراد پرندہ ہے اور مفسرین کا اس پر اجماع ہے(۱۲۲) اسی لئے امام شوکانی نے ہذلی کے درجذیل شعر کو غلط قرار دیا ہے جس میں اس نے سلوی سے مراد شہد یا پھل لیا ہے۔

وَقَاسَمَهُمَا بِاللَّهِ جَهْدًا لَأَنْتُمَا ... أَلَذُّ مِنَ السَّلْوَى إِذَا مَا نشورها(۱۲۳)

محل استشہاد

"نشور" بمعنی "اجتنی" استعمال ہوا ہے اور یہ پھل یا شہد کے توڑنے اور لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اس معنی کی مزید وضاحت تفسیر الوسیط للقرآن الکریم(۱۲٤)، تفسیر بغوی(۱۲۵)، لسان العرب،(۱۲٦) اور حیات الحیوان الکبری کے لئے ملاحظہ فرمایئے(۱۲۷)۔

﴿قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ...الخ﴾(۱۲۸) میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام موصوف اس آیت کے لفظ "بکر "کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ بکر کا مطلب ہے وہ چھوٹی گائے جو ابھی تک حاملہ نہ ہوئی ہو اور اسکا اطلاق چوپایوں میں سے مونث ذوات پر ہوتا ہے۔اور انسانوں میں بھی اِن مونث ذوات پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جنکا ابھی تک مذکر سے ملاپ نہ ہوا ہو۔اور اسی طرح اس کا اطلاق جو سب سے پہلی اولاد ہو اس پر بھی ہوتا ہے(۱۲۹)۔آخری معنی یعنی بکر بمعنی پہلی اولاد کی تائید میں امام موصوف نے درجہ ذیل شعر جاہلی سے استشہاد کیا ہے۔

يا بكر بكرين ويا خلب الْكَبِدِ ... أَصْبَحْتَ مِنِّي كَذِرَاعٍ مِنْ عَضُدِ[١٣٠]

محل استشہاد

جب پہلا بچہ مذکر ہوتا تو عرب اس سے توہم پکڑتے تھے اور اگر تمام آباؤاجداد میں ایسا ہوتا یعنی شروع سے ہی پہلا بچہ مرد پیدا ہو رہا ہوتا تو آخر میں جو پیدا ہوتا اس کو بکر بکرین کہتے تھے قیس بن زہیر بکر بکرین تھا۔ یہاں محل استشہاد "بکر بکرین" کی ترکیب ہے جو پہلی اولاد کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ تو امام شوکانی نے جو بکر سے پہلی اولاد کا معنی مراد لیا ہے وہ شعر مذکور سے ثابت ہوتا ہے۔ اس معنی کی مزید تائید کے لیے ملاحظہ فرمایئے تفسیر بیضاوی[١٣١] لسان العرب۔[١٣٢] الفارابی کی معجم دیوان الأدب۔[١٣٣]

﴿لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ...الخ﴾[١٣٤] میں شعر جاہلی سے استشہاد

امام شوکانی نے لفظ "أمانيَ" کا ایک معنی تلاوت بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿إِلَّا إذا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ...الخ﴾[١٣٥] يعني: إِذَا تَلَا أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي تِلَاوَتِهِ[١٣٦] امام موصوف نے درجہ ذیل معنی یعنی امانی بمعنی تلاوت کی دلیل کعب بن مالک کے درجہ ذیل شعر سے پکڑی ہے جو انہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ میں لکھا تھا۔[١٣٧]

تَمَنَّى كِتَابَ اللهِ أَوَّلَ لَيْلَةٍ ... وَآخِرَهُ لَاقَى حِمَامَ الْمَقَادِرِ[١٣٨]

محل استشہاد

لفظ "تمنی" اس شعر میں "تلا" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس معنی کی تائید لسان العرب میں موجود ہے[١٣٩] اسی طرح المنجد میں التمّني کا مطلب القراءۃ ہے[١٤٠]۔

نتائج البحث

بحث مذکور سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ امام شوکانی نے الفاظ قرآنیہ کے معانی کا استدلال درجہ ذیل اشعار جاہلیہ سے کیا ہے۔

- لفظ رب بمعنی معبود کی دلیل درجہ ذیل شعر جاہلی ہے۔

أَرَبٌّ يَبُولُ الثُّعْلُبَانُ بِرَأْسِهِ ... لَقَدْ هَانَ من بالت عليه الثّعالب

- عربوں کے حروف مقطعات کی زبان میں بات کرنے کی نظیر یہ شعر ہے۔

فَقُلْتُ لَهَا قِفِي ... فَقَالَتْ قَافِ يريد قد وقفتُ

- اقامت بمعنی دوام وثبات کا استدلال اس شعر سے ہوا ہے۔

صبرا أمام إنّه شر باق وقامت ... الحرب بنا على ساق

- "کفر" کے لغوی معنی ''الستر و التغطية'' کی دلیل یہ قول ہے۔

يَعْلُو طَرِيقَةَ مَتْنِهَا مُتَوَاتِراً ... فِي لَيْلَةٍ كَفَرَ النُّجُومَ غمَامُهَا

- لفظ شیطان کا نون حرف زائد ہے اسکی دلیل یہ شعر ہے۔

قَدْ نَطْعنُ العَيرَ فِي مَكنونِ فائِلِهِ ... وقدْ يشيطُ على أرماحنا البطلُ

- لفظ شیطان کے نون کے حرف اصلی ہونے کی نظیر یہ شعر ہے۔

أَيُّمَا شَاطِنٌ عصاه عكاه ... ثم يلقى فِي السِّجْنِ وَالْأَغْلَالِ

- "هزء" بمعنی "السخرية واللعب" کی دلیل یہ شعر جاہلی ہے۔

قَدْ هَزِئَتْ مِنِّي أُمُّ طَيْسَلَهْ ... قَالَتْ أَرَاهُ مُعْدَمًا لَا مَالَ لَهْ

- "كَمَثَلِ" کی کاف کے اسم ہونے کا مؤید یہ قول ہے۔

أَتَنْتَهُونَ وَلَنْ يَنْهَى ذَوِي شَطَطٍ ... كَالطَّعْنِ يَذْهَبُ فِيهِ الزَّيْتُ وَالْفَتْلُ

- "استوقد" بمعنی "اوقد" کی دلیل یہ شعر ہے۔

وداعٍ دَعَا يَا مَنْ يُجِيبُ إِلَى النَّدَى ... فَلَمْ يَسْتَجِبْهُ عِنْدَ ذَاكَ مُجِيبُ

- "صيب" بمعنی بارش کا استشہاد درج ذیل شعر سے کیا گیا ہے۔

فَلَا تَعْدِلِي بَيْنِي وَبَيْنَ مُغَمَّرٍ ... سقتك روايا المزن حَيْثُ تَصُوبُ

- "الخلق" بمعنی التقدیر کا مؤید یہ شعر ہے۔

وَلَأَنْتَ تَفْرِي مَا خَلَقْتَ وَبَعْ ... ضُ الْقَوْمِ يَخْلُقُ ثُمَّ لَا يَفْرِي

- عرب رسالہ (خط) کو "الْأَلُوكَةُ" کہتے ہیں اسکی تائید یہ شعر کرتا ہے۔

وَغُلَامٍ أَرْسَلَتْهُ أُمُّهُ ... بِأَلُوكٍ فَبَذَلْنَا مَا سَأَلْ

- تسبیح کا مطلب برائی سے منزہ جاننا ہے۔ اسکی دلیل یہ شعر ہے۔

أَقُولُ لَمَّا جَاءَنِي فَخْرُهُ ... سُبْحَانَ مِنْ علقمة الفاخر

- "اللبس" بمعنی خلط ملط کرنے کی نظیر یہ شعر ہے۔

تَرَى الْجَلِيسَ يَقُولُ الْحَقَّ تَحْسَبُهُ ... رُشْدًا وَهَيْهَاتَ فَانْظُرْ مَا بِهِ الْتَبَسَا

- **نفس سے مراد روح ہے۔اس معنی پہ یہ شعر شاہد ہے۔**

نَجَا سَالِمٌ والنفس منه بشدقه ... ولم ينج إلا جفن سيف ومئزرا

- **ظن کبھی یقین کے معنی دیتا ہے۔اسکی برہان اس شعر میں ہے۔**

فَقُلْتُ لَهُمْ ظنّوا بألفي مدجّج ... سراتهم في الفارسيّ المسرّد

- **لا تَجْزِی کا معنی لا تکفی ہے اسکی دلیل یہ قول ہے۔**

فَإِنَّ الْغَدْرَ فِي الْأَقْوَامِ عَارٌ ... وَإِنَّ الْحُرَّ يُجْزَى بِالْكُرَاعِ

- **کبھی لفظ قوم کا اطلاق صرف مردوں پر ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے۔**

وَمَا أَدْرِي وَسَوْفَ إِخَالُ أَدْرِي ... أَقَوْمٌ آلُ حِصْنٍ أَمْ نِسَاءُ

- **بعث کا اصل معنی اپنی جگہ سے حرکت دیکر اٹھانا ہے جیسے۔**

وفتيان صِدْقٍ قَدْ بَعَثْتُ بِسُحْرَةٍ ... فَقَامُوا جَمِيعًا بَيْنَ عاث وَنَشْوَانِ

- **سلوی، پرندہ ہونے پر اجماع ہے۔اس لئے یہ شعر غلط ہے۔**

وَقَاسَمَهُمَا بِاللهِ جَهْدًا لَأَنْتُمَا ... أَلَذُّ مِنَ السَّلْوَى إِذَا مَا نشورها

- **"بکر" سے مراد پہلی اولاد بھی ہے اسکی دلیل یہ شعر ہے۔**

يا بكر بكرين ويا خلب الْكَبِدِ ... أَصْبَحْتَ مِنِّي كَذِراعٍ مِنْ عَضُدِ

- **لفظ "أمانیّ" کا ایک معنی تلاوت ہے۔اور اس کی مثال یہ قول ہے۔**

تَمَنَّى كِتَابَ اللهِ أَوَّلَ لَيْلَةٍ ... وَآخِرَهُ لَاقَى حِمَامَ الْمَقَادِرِ

مصادر و مراجع

الھوامش (References)

(١)- سورۃ المعارج:37.

Sūraẗ Al- mʿāreǧ V:37.

(٢)- السیوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، **الإتقان في علوم القرآن**، (لبنان: دار الفكر، 1996ء)، 348/1.

Al-sīūṭī, ʿbd Al-reḥman ben Abī Bakr, Al-itqān fī ʿlūm Al-qurʾān 1/348.

(٣)- سورۃ النحل:27.

Sūraẗ Al-nnaḥl V:27.

(٤)- محمود بن أبي الحسن، **باهر البرهان في معاني مشكلات القرآن**، (مكة المكرمة: جامعة أم القرى 1998ء)، 797/2.

Maḥmūd Ben Abī Al-ḥasan, Bāher Al-burhān Fi Mʿāni Muškelāt Al-qurʾān 2/797.

(٥)- ایضا.

Ibid.

(٦)-https://ur.wikipedia.org/wiki.

(٧)- محمد، مفتی شاد، "الاستشهاد بالشعر في التفسر وآراء العلماء فيه،" راحت القلوب، جلد،6، شمارہ،2(جولائی-دسمبر2022)ص50-60.

Muḥammd, mufti šād: Al-āsteš̱hād Bālšʿr Fi Al-tafsir ūʾārāʾ Al-ʿlmāʾ fīh P: 50-60.

(٨)- الزركشي، أبوعبدالله بدرالدين، البرهان في علوم القرآن،(بيروت: دارالمعرفة،1957ء)،13/1.

Al-zarkašī Abū ʿbd Al-lah Badr Al-dīn: Al-burhān Fī ʿlūm Al-qurʾān 1/13.

(٩)- سورۃالفاتحہ:1.

Sūraẗ Al-fāt̤haẗ V:1.

(١٠)- الشوكاني، فتح القدير،(دمشق: دارابن كثير، دارالكلم الطيب،ط:1،1414ھ)،25/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/25.

(١١)- الدميري، محمد بن موسی، حياة الحيوان الكبرى،(بيروت: دارالكتب العلمية،ط:2،1424ھ)،253/1.

Al-dumīrī muḥammad Ben Mūsā: Hīāẗ Al-ḥīwān Al-kubrā 1/253.

(١٢)- المرجع السابق.

Ibid.

(١٣)- القرطبي، أبوعبدالله محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن،(الرياض: دارعالم الكتب،1423ھ)137/1 .

Al-qurṭbī Abū ʿbd Al-lah Muḥammad Ben Aḥmad: Al-ǧāmʿ lʾAḥkām Al-qurʾān 1/137.

(١٤)- سورۃالبقرۃ:1.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:1.

(١٥)- الشوكاني، فتح القدير،35/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/35.

(١٦)- نجم الدين، محمد بن الحسن الرضي الإستراباذي، شرح شافية ابن الحاجب،(بيروت: دارالكتب العلمية،1975م)،271/4.

Nağm Al-dīn, Muḥammad Ben Al-ḥasan Al-raḍī Al-istrābāḏī, šrḥ šāfīẗ Ibn Al-ḥāǧeb 4/271.

(١٧)- المرجع السابق،267/4.

Ibid 4/267.

(١٨)- القرطبي، الجامع لأحكام القرآن،155/1.

Al-qurṭbī: Al-ǧāmʿ lʾAḥkām Al-qurʾān 1/155.

(١٩)- البيضاوي، أبوسعيد عبدالله بن عمر، تفسير البيضاوي،(بيروت: دارالفكر)،90/1.

Al-bīḍāwy, Abū sʿīd ʿbd Al-lah Ben ʿmar: Tafsīr Al-bīḍāwy 1/90.

(٢٠)- أبو بكر، عبدالرزاق بن همام، المصنف،(بيروت: المكتب الإسلامي)،271/4.

Abū Bakr, ʿbd Al-rzāq Ben Hamām: Al-muṣanf 4/271.

(٢١)- المرجع السابق.

Ibid.

(٢٢)- سورۃالبقرۃ:3.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:3.

(٢٣)- الشوكاني، فتح القدير،42/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/42.

(٢٤)- الخطابي، أعلام الحديث،(جامعة أم القرى: مركزالبحوث العلمية وإحياء التراث الإسلامي،ط:1،1988م)،1931/3.

Al-ẖaṭābī, Aʿlām Al-ḥadīṯ 3/1931.

(٢٥)- الهواري، **تفسير الهواري**، (الشاملة الذهبية)، 123/4.

Al-hawārī, Tafsīr Al-hawārī 4/123.

(٢٦)- سورة البقرة: 6.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:6.

(٢٧)- الشوكاني، **فتح القدير**، 46/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/46.

(٢٨)- لبيد بن ربيعة بن مالك، **ديوان لبيد بن ربيعة العامري**، (دار المعرفة ط: 1، 1425هـ)، ص، 111.

Labīd Ben Rabīʿẗ Ben Mālk: Dīwān Labīd Ben Rabīʿẗ Al-ʿāmrī P:111.

(٢٩)- التبريزي، يحيى بن علي بن محمد الشيباني، **شرح القصائد العشر**، (إدارة الطباعة المنيرية، 1352ه)، ص 153.

Al-tebrīzī, īḥīi Ben ʿlī Ben Muḥammd Al-šībānīw: šarḥ Al-qaṣāʾīd Al-ʿšr P:153.

(٣٠)- الرازي، **مختار الصحاح**، 586/1.

Al-rāzī: Muẖtār Al-ṣeḥāḥ 1/586.

(٣١)- الزَّبيدي، **تاج العروس**، 54/14.

Al-zabīdī: Tāǧ Al-ʿrūs 14/54.

(٣٢)- سورة البقرة: 1.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:1.

(٣٣)- الشوكاني، **فتح القدير**، 52/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/52.

(٣٤)- أعشى قيس، أبو بصير ميمون بن قيس، **ديوان الاعشى**، (الشاملة الذهبية)، ص 167.

Aʿša Qaīs, Abū Baṣīr Maīmūn Ben Qaīs: Dīwān Al-āʿšā P:167.

(٣٥)- التبريزي، **شرح القصائد العشر**، **قصيدة الأعشى**، ص 307.

a Al-tebrīzī: šarḥ Al-qaṣāʾīd Al-ʿšr P:307.

(٣٦)- الشوكاني، **فتح القدير**، 52/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/52.

(٣٧)- سورة البقرة: 14.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:14.

(٣٨)- الشوكاني، **فتح القدير**، 52/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/52.

(٣٩)- الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد، **تفسير الماوردي**، (بيروت: دار الكتب العلمية)، 137/1.

Al-māūrdī, Abū Al-ḥasan ʿlī Ben Muḥammd: Tafsīr Al-māūrdī 1/137.

(٤٠)- المرجع السابق.

Ibid.

(٤١)- الرازي، **مختار الصحاح**، 326/1.

Al-rāzī: Muẖtār Al-ṣeḥāḥ 1/326.

(٤٢)- الفيروز آبادي، **القاموس المحيط**، (بيروت: مؤسسة الرسالة، ط: 8، 2005م)، 405/1.

Al-fīrūz Abādi: Al-qāmūs Al-muḥīṭ 1/405.

(٤٣)- سورة البقرة: 17.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:17.

(٤٤)- الشوکاني، **فتح القدير**1/66.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/66.

(٤٥)- المبرد، محمد بن يزيد، **الكامل في اللغة والأدب**،(القاهرة: دار الفكر العربي، ط:3، 1997م)، 1/63.

Al-muberd, Muḥamd Ben īzīd: Al-kāmel Fī Al-luġaẗ Wāl`adab 1/63.

(٤٦)- ابن عقيل الهمداني المصري، **شرح ابن عقيل**،(مصر: المكتبة التجارية الكبرى)، 2/28.

Ibn `qīl Al-hamdānī Al-meṣrī: šarḥ Ibn `qīl 2/28.

(٤٧)- ابن يعيش، **شرح المفصل**،(مصر: إدارة الطباعة المنيرية)، 8/43.

Ibn ī`īš: Šarḥ Al-mufaṣl 8/43.

(٤٨)- سورة البقرة: 17.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:17.

(٤٩)- الشوكاني **فتح القدير**، 1/55.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/55.

(٥٠)- محمد حسن شُرَّاب، **شرح الشواهد الشعرية في أمات الكتب النحوية**،(بيروت: مؤسسة الرسالة، ط:1، 2007م)، 1/127.

Muḥamd Ḥasan Šurwāb: Šarḥ Al-šawāhd Al-š`rīẗ Fī Amāt Al-kutub Al-naḥwyẗ 1/127.

(٥١)- الأصمعي، أبو سعيد عبد الملك بن قريب، **الأصمعيات اختيار الأصمعي**،(مصر: دار المعارف، ط:7، 1993م)، ص:96.

Al-`aṣm`ī, Abū S`īd `bd Al-malek Ben Qarīb: Al-`aṣm`īāt Iḫtīār Al-`aṣm`ī P:96.

(٥٢)- الأصبهاني، إسماعيل بن محمد، **إعراب القرآن**،(الرياض: مكتبة الملك فهد الوطنية، ط:1، 1415هـ)، ص، 107.

Al-`aṣbahānī, Ismā`īl Ben Muḥamad: I`rāb Al-qur`ān P: 107.

(٥٣)- ابن عباس، **تنوير المقباس من تفسير ابن عباس**،(بيروت: دار الكتب العلمية)، ص:5.

Ibn `bās, Tanwyr Al-meqbās Men Tafsīr Ibn `bās P:5.

(٥٤)- ابن عطية الأندلسي، **المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز**،(بيروت: دار الكتب العلمية، ط:1، 1422هـ)، 1/98.

Ibn `ṭīẗ Al-`anadalusī: Al-muḥarar Al-ūğīz Fī Tafsīr Al-ketāb Al-`zīz 1/98.

(٥٥)- سورة البقرة: 21.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:21.

(٥٦)- الشوكاني، **فتح القدير**، 1/57.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/57.

(٥٧)- علقمة الفحل، **ديوان علقمة الفحل**،(حلب: دار الكتاب العربي)، ص:34.

`lqmẗ Al-faḥl: Dīwān `lqmẗ Al-faḥl P:34.

(٥٨)- ابن عباس، **تنوير المقباس**، ص5.

Ibn `bās, Tanwyr Al-meqbās Men Tafsīr Ibn `bās P:5.

(٥٩)- الدرويش، **إعراب القرآن وبيانه**، 1/46.

Al-darwyš: I`rāb Al-qur`ān ūbīānh 1/46.

(٦٠)- البيضاوي، **تفسير البيضاوي**، 1/51.

Al-bīḍāwy: Tafsīr Al-bīḍāwy 1/51.

(٦١)- الزَّبيدي، **تاج العروس**، 2/153.

Al-zabīdī: Tāğ Al-`rūs 2/153.

(٦٢)- سورة البقرة: 19.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:19.

(٦٣)- القرطبي، **الجامع لأحكام القرآن**، 225/1.

Al-qurṭbī: Al-ğām' l'Aḥkām Al-qur'ān 1/225.

(٦٤)- الدينوري، أبو محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبة، **الشعر والشعراء**، (دار الحديث، القاهرة، 1423ه) 39/1.

Al-dīnūrī, Abū Muḥamd 'bd Al-lh Ben Muslem Ben Qutībẗ: Al-š'r Wālš'rā' 1/39.

(٦٥)- محمد حسن شراب، **شرح الشواهد الشعرية في أمات الكتب النحوية**، 557/1.

Muḥamd Ḥasan Šurwāb: Šarḥ Al-šawāhd Al-š'rīẗ Fī Amāt Al-kutub Al-naḥwyẗ 1/557.

(٦٦)- البيضاوي، **تفسير البيضاوي**، 54/1.

Al-bīḍāwy: Tafsīr Al-bīḍāwy 1/54.

(٦٧)- الرازي، **مختار الصحاح**، 95/1.

Al-rāzī: Muḫtār Al-ṣeḥāḥ 1/95.

(٦٨)- سورة البقرة:30.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:30.

(٦٩)- القرطبي، **الجامع لأحكام القرآن**، 262/1.

Al-qurṭbī: Al-ğām' l'Aḥkām Al-qur'ān 1/262.

(٧٠)- لبيد بن ربيعة بن مالك، **ديوان لبيد بن ربيعة العامري**، ص، 91.

Labīd Ben Rabī'ẗ Ben Mālk: Dīwān Labīd Ben Rabī'ẗ Al-'āmrī P:91.

(٧١)- علي بن أحمد الواحدي، **التفسير البسيط**، (جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، ط:1، 1430ه)، 317/2.

'lī Ben Aḥmad Al-wāḥedī: Al-tafsīr ul-basīṭ 2/317.

(٧٢)- السمرقندي، **بحر العلوم**، 40/1.

Al-samrqandī: Baḥr Al-'lūm 1/40.

(٧٣)- ابن منظور، **لسان العرب**، 392/10.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-'rab 10/392.

(٧٤)- الأصبهاني، **إعراب القرآن**، 25.

Al-'aṣbahānī: I'rāb Al-qur'ān P: 25.

(٧٥)- سورة البقرة:30.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:30.

(٧٦)- الشوكاني، **فتح القدير**، 75/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/75.

(٧٧)- الأعشى، **ديوان الأعشى**، ص193.

A'ša: Dīwān Al-ā'šā P:193.

(٧٨)- ابن يعيش، **شرح المفصل**، 119/1.

Ibn ī'īš: Šarḥ Al-mufaṣl 1/119.

(٧٩)- الواحدي، **التفسير البسيط**، 352/2.

Al-wāḥedī: Al-tafsīr ul-basīṭ 2/352.

(٨٠)- الفيومي، **المصباح المنير**، (بيروت: المكتبة العلمية)، 262/1.

Al-fiūmī: Al-Meṣbāḥ Al-munīr 1/262.

(٨١)- سورة البقرة:42.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:42.

(٨٢)- الشوکانی، **فتح القدیر**، 88/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/88.

(٨٣)- السمین الحلبي، أحمد بن یوسف بن عبد الدائم، **الدر المصون في علوم الکتاب المکنون**، (دمشق: دار القلم)، 322/1.

Al-samīn Al-ḥalabī, Aḥmad Ben īūsf Ben ʿbd Al-dāʾim: Al-dur Al-maṣūn Fī ʿlūm Al-ketāb Al-maknūn 1/322.

(٨٤)- ابن عباس، **تنویر المقباس**، ص: 8.

Ibn ʿbās, Tanwyr Al-meqbās Men Tafsīr Ibn ʿbās P:8.

(٨٥)- الواحدی، **تفسیر البسیط**، 440/2.

Al-wāḥedī: Al-tafsīr ul-basīṭ 2/440.

(٨٦)- البیضاوی، **تفسیر البیضاوي**، 76/1.

Al-bīḍāwy: Tafsīr Al-bīḍāwy 1/76.

(٨٧)- محمد النجار، **معجم اللغة العربیة**، (القاهرة: دار الدعوة)، 812/2.

Muḥamad Al-naǧār: Muǧamʿ al-luġat Al-ʿrabīẗ 2/812.

(٨٨)- السمین الحلبي، **الدر المصون في علوم الکتاب المکنون**، 322/1.

Al-samīn Al-ḥalabī: Al-dur Al-maṣūn Fī ʿlūm Al-ketāb Al-maknūn 1/322.

(٨٩)- محمود بن أبي الحسن، **باهر البرهان فی معانی مشکلات القرآن**، (مکة المکرمة: جامعة أم القری، 1998م)، ص 455.

Maḥmūd Ben Abī Al-ḥasan, Bāher Al-burhān Fi Mʿāni Muškelāt Al-qurʾān P: 455.

(٩٠)- سورة البقرة: 44.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:44.

(٩١)- سورة الزمر: 42.

Sūraẗ Al- zumar V:42.

(٩٢)- القرطبی، **الجامع لأحکام القرآن**، 368/1.

Al-qurṭbī: Al-ǧāmʿ lʾAḥkām Al-qurʾān 1/368.

(٩٣)- الشعراء الهذلیون، **دیوان الهذلیین**، (القاهرة: الدار القومیة للطباعة والنشر، 1385ھ)، 22/2.

Al-šʿrāʾ Al-huḏlīūn: Dīwān Al-huḏalyin 2/22.

(٩٤)- ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، **لسان العرب**، (بیروت: دار صادر، ط: 2، 1414ھ)، 234/6.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-ʿrab 6/234.

(٩٥)- الجوهری، **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة**، 984/3.

Al-ǧūhari: Al-ṣeḥāḥ Tāǧ Al-luġaẗ ūṣḥāḥ Al-ʿrabīẗ 3/984.

(٩٦)- سورة البقرة: 46.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:46.

(٩٧)- القرطبی، **الجامع لأحکام القرآن**، 375/1.

Al-qurṭbī: Al-ǧāmʿ lʾAḥkām Al-qurʾān 1/375.

(٩٨)- سورة الحاقة: 20.

Sūraẗ Al-ḥāqaẗ V:20.

(٩٩)- سورة الکهف: 53.

Sūraẗ Al-kahf V:53.

(١٠٠)- الأصبهانی، **إعراب القرآن**، ص 144.

Al-ʾaṣbahānī: Iʿrāb Al-qurʾān P: 144.

(١٠١)- ابن منظور، **لسان العرب**، 272/13.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-ʿrab 13/272.

(١٠٢)- الأصبهاني، **إعراب القرآن**، ص144.

Al-ʾaṣbahānī: Iʿrāb Al-qurʾān P: 144.

(١٠٣)- سورة البقرة: 48.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:48.

(١٠٤)- الشوكاني، **فتح القدير** 97/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/97.

(١٠٥)- محمد حسن شراب، **شرح الشواهد الشعرية في أمات الكتب النحوية**، 126/2.

Muḥamd Ḥasan Šurwāb: Šarḥ Al-šawāhd Al-šʿrīẗ Fī Amāt Al-kutub Al-naḥwyẗ 2/126.

(١٠٦)- المرجع السابق.

Ibid.

(١٠٧)- الزَّبيدي، **تاج العروس**، 171/1.

Al-zabīdī: Tāğ Al-ʿrūs 1/171.

(١٠٨)- مجموعة من العلماء بإشراف مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، **التفسير الوسيط للقرآن الكريم**، (الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية)، 94/1.

Mağmūʿẗ Men Al-ʿlmāʾ Bišrāf Mağmʿ al-buḥūṯ Al-islāmīẗ Belʾazhr: Al-tafsīr Al-ūsīṭ Lelqurʾān Al-karīm 1/94.

(١٠٩)- سورة البقرة: 54.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:54.

(١١٠)- الشوكاني، **فتح القدير**، 101/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/101.

(١١١)- سورة الحجرات: 11.

Sūraẗ Al-ḥuğrāt V:11.

(١١٢)- المرجع السابق.

Ibid.

(١١٣)- زهير بن أبي سلمى، **ديوان زهير بن أبي سلمى**، ص، 13.

Zuhīr Ben Abī Sulma: Dīwān Zuhīr Ben Abī Sulma P:13.

(١١٤)- محمد حسن شراب، **شرح الشواهد الشعرية في أمات الكتب النحوية**، 76/1.

Muḥamd Ḥasan Šurwāb: Šarḥ Al-šawāhd Al-šʿrīẗ Fī Amāt Al-kutub Al-naḥwyẗ 1/76.

(١١٥)- مجموعة من العلماء بإشراف مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، **التفسير الوسيط للقرآن الكريم**، 1041/9.

Mağmūʿẗ Men Al-ʿlmāʾ Bišrāf Mağmʿ al-buḥūṯ Al-islāmīẗ Belʾazhr: Al-tafsīr Al-ūsīṭ Lelqurʾān Al-karīm 9/1041.

(١١٦)- الدكتور وهبة الزحيلي، **التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج**، (دمشق: دار الفكر المعاصر، ط:2، 1418ه)، 246/26.

Al-duktūr ūhbaẗ Al-zuḥīlī: Al-tafsīr Al-munīr Fī Al-ʿqīdaẗ Wālšrīʿẗ Wāl Manhağ 26/246.

(١١٧)- الجوهري، **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**، 2016/5.

Al-ğūhari: Al-ṣeḥāḥ Tāğ Al-luġaẗ ūṣḥāḥ Al-ʿrabīẗ 5/2016.

(١١٨)- سورة البقرة: 56.

Sūraẗ Al-baqaraẗ V:56.

(١١٩)- الشوكاني، **فتح القدير**، 103/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/103.

(۱۲۰)- امرؤ القیس، **دیوان امرئ القیس**،(بیروت: دار المعرفة،ط:2،2004م)،ص160.

Em□rū'u Al-qaī□s: Dīwān Emri'i Al-qaīs P: 160.

(۱۲۱)- سورة البقرة:57

Sūrat Al-baqarat V:57.

(۱۲۲)- رمضان یوسف، **الهدية في الاستدراک علی تفسیر ابن عطیة**،(الشاملة الذهبية،1438ھ)،ص10.

Ramḍān īūsf: Al-hadīt Fī Al-āstdrāk 'la Tafsīr Ibn 'ṭīt P: 10.

(۱۲۳)- الجوهری، **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**،2381/6.

Al-ğūhari: Al-ṣeḥāḥ Tāğ Al-luġat ūṣḥāḥ Al-'rabīt 6/2381.

(۱۲٤)- مجموعة من العلماء بإشراف مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، **التفسير الوسيط للقرآن الكريم**،109/1.

Mağmū't Men Al-'lmā' Bišrāf Mağm' al-buḥūṯ Al-islāmīt Bel'azhr: Al-tafsīr Al-ūsīṭ Lelqur'ān Al-karīm 1/109.

(۱۲٥)- البغوی، **تفسير البغوی**،118/1.

Al-baġawy: Tafsīr Al-baġawy 1/118.

(۱۲٦)- ابن منظور، **لسان العرب**،396/14.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-'rab 14/396.

(۱۲۷)- الدمیری، **حیاة الحیوان الکبری**،36/2.

Al-dumīrī: Hīāt Al-ḥīwān Al-kubrā 2/36.

(۱۲۸)- سورة البقرة:68.

Sūrat Al-baqarat V:68.

(۱۲۹)- الشوکاني، **فتح القدیر**،155/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/155.

(۱۳۰)- أبو حیان الأندلسي، **البحر المحیط في التفسیر**،(بیروت: دار الفکر،1420ھ)،401/1.

Abū ḥaīān Al-'andalusī: Al-baḥr Al-muḥīṭ Fī Al-tafsīr 1/401.

(۱۳۱)- البیضاوی، **تفسیر البیضاوي**،86/1.

Al-bīḍāwy: Tafsīr Al-bīḍāwy 1/86.

(۱۳۲)- ابن منظور، **لسان العرب**،78/4.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-'rab 4/78.

(۱۳۳)- الفارابي، **معجم دیوان الأدب**،(القاهرة: مؤسسة دار الشعب للصحافة والطباعة والنشر،2003م)،180/1.

Al-fārābī: Mu'ğam Dīwān Al-'adab 1/180.

(۱۳٤)-سورة البقرة:78.

Sūrat Al-baqarat V:78.

(۱۳٥)- سورة الحج:52.

Sūrat Al- ḥağ V:52.

(۱۳٦)- الشوکاني، **فتح القدیر**،123/1.

AL- shokānī: Fatḥ Al-Qadīr 1/123.

(۱۳۷)- ابن منظور، **لسان العرب**،294/15.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-'rab 15/294.

(۱۳۸)- الماوردی، **النکت والعیون**،150/1.

Al-māūrdi: Al-nukat Wālʿīūn 1/150.

(١٣٩)- ابن منظور، **لسان العرب**،294/15.

Ibn Manẓūr: Lesān Al-ʿrab 15/294.

(١٤٠)- على بن الحسين، **المنجد**، ص154.

ʿli Ben Al-ḥusaīn: Al-munǧed P: 154.